مجرئیؔ! صدقے ہوں اُس درگاہ پر　　فوق ہے جس کے گدا کو شاہ پر

خاصگانِ کبریا ہیں پنجتن　　ہے انھیں بندوں کا حق اللہ پر

مدّتوں حُرِ جری بھٹکا پھرا　　مل گئی جنّت تو آیا راہ پر

بخشش و ہمت، عطا و عدل و داد　　ختم ہے آلِ رسولؐ اللہ پر

چہرۂ اکبرؑ سے کیا تشبیہ دوں　　چھاتیاں ہیں صاف روئے ماہ پر

ق

لاشۂ بے سر پڑا ہے قبلہ رو　　دھوپ ہے خیر النساؑ کے ماہ پر

طائرانِ کربلا و نینوا　　سایۂ شہپر کیے ہیں شاہ پر

جب بندھا سہرا تو قاسم نے کہا　　موت ہنستی ہے ہمارے بیاہ پر

ق

جب بڑھے شہ بہرِ استقبالِ حُر　　غل تھا، صدقے سیدِ ذی جاہ پر

حُر نے بیٹے سے کہا، اے نورِ عین　　سر کو رکھ دے جا کے پائے شاہ پر

چاہ پیاسے تک کبھی آتا نہیں　　دوڑ کر جاتا ہے پیاسا چاہ پر

دھوپ میں روکی جو حضرت نے سپر　　آگیا بدلی کا ٹکڑا ماہ پر

ق

شاہ کہتے تھے کہ فانی ہے جہاں　　لوگ کیوں مرتے ہیں حُبِ جاہ پر

مال کیا ہے گر کوئی مانگے تو ہم　　جان دیتے ہیں خدا کی راہ پر

پیاس، فاقے، بیکسی، ایذائے قید
ظلم تھے آلِ رسولؐ اللہ پر

ق

جب سرِ منبر سلونی آئے علیؑ
طعنہ زن تھا روئے روشن ماہ پر
کہتی تھیں پریاں سلیماںؑ کی قسم
حضرتِ یوسفؑ کھڑے ہیں چاہ پر

اہلِ دولت سے نہیں مطلب انیسؔ
یاں توکّل ہے خدا اللہ پر